از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

جمہوریت
قرآن کریم کی روشنی میں

قلت و کثرت کا مسئلہ اکثر انسانی اذہان میں کھٹکتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ ارشاد ہے قُلْ اے پیغمبرؐ آپ کہہ دیجئے لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ خبیث اور طیب چیز برابر نہیں ہو سکتی یعنی یہ ایک بڑی حقیقت ہے کہ پاک اور ناپاک چیز یکساں نہیں وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ اگرچہ خبیث کی کثرت تمہیں تعجب میں کیوں نہ ڈالے۔ اگر دنیا میں کفر، شرک، معاصی اور گندے نظام کا غلبہ ہو، دنیا میں ملوکیت اور ڈکٹیٹرشپ کا دور دورہ ہو تو یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ اچھی اور خدا کی پسندیدہ چیزیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گو حق ہی اچھا ہے اگرچہ دنیا میں اس کی تعداد کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر اگر دنیا کا بیشتر حصہ حرام سے بھرا ہوا ہے اور حلال کا حصہ بالکل کم ہے تو حرام کی کثرت اُس کے جواز کی دلیل نہیں ہے بلکہ اللہ کے نزدیک حلال ہی پسندیدہ ہے خواہ وہ کتنی قلت میں ہو۔ اگر ایک مومن آدمی اپنی محنت کے ذریعے پانچ روپے رزق حلال کماتا ہے تو وہ اس سو روپے سے زیادہ بہتر ہیں جو رشوت کے ذریعے حاصل کیے گئے ہوں اسی طرح جائز کمائی کے سو روپے سود کے ایک لاکھ روپے سے اچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ دس روپے ہی محبوب ہیں۔ اسی طرح اگر دنیا میں اچھے اخلاق والے قلیل تعداد میں ہیں تو اکثریت کے مقابلے میں وہی کامیاب ہیں۔

عقل مندوں کی قلیل تعداد بیوقوفوں کے جم غفیر سے بدرجہا بہتر ہے۔ یورپ کی جمہوریت کا بھی یہی حال ہے۔ اس میں انسانوں کی قابلیت کی بجائے ان کی تعداد کو معیار بنایا گیا ہے۔ جو زیادہ ووٹ حاصل کرے وہی کامیاب ہے اگرچہ خود ووٹر معیار سے گرے ہوئے لوگ کیوں نہ ہوں۔ علامہ اقبال مرحوم نے یہی تو کہا تھا ؎

از مغز دو صد خر فکر انسانے نمی آید

یعنی دو سو گدھے ایک انسانی دماغ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ غالب اکثریت میں ہیں۔ ہاں اگر طیب اور پاک چیز کی کثرت ہے تو وہ نورٌ علیٰ نور ہے اور اگر گندی چیز یا گندہ نظام اکثریت میں ہے تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے بری چیز بہرحال بری ہے۔ محض اکثریت کی بنا پر اسے اچھائی کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا سکتا۔ اس وقت پوری دنیا کی پانچ ارب آبادی میں سے سوا چار ارب کفر، شرک اور معاصی میں مبتلا ہے ہر طرف امپریلزم، ملوکیت اور ڈکٹیٹرشپ کا دور دورہ ہے مگر کلمہ جامع نہیں ہے۔ ترکوں میں خلافت کے زمانے تک مسلمانوں میں کسی قدر اجتماعیت موجود تھی مگر انگریز نے بالآخر اسے ختم کر کے چھوڑا۔ اب مسلمانوں کا اجتماعی نظام بالکل ناپید ہے، حق مغلوب ہو چکا ہے اور باطل غالب ہے مگر یہ اس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ہاں کلمہ حق، ایمان، اسلام اور پاکیزہ اخلاق ہی صداقت کا معیار ہیں، اسی لیے فرمایا کہ ناپاک چیز بہرحال ناپسندیدہ ہے اگرچہ وہ تمہیں کتنا ہی تعجب میں ڈال دے۔ انجام انہی لوگوں کا اچھا ہو گا جو حق پر ہیں خواہ وہ کس قدر قلیل تعداد میں ہوں۔

صحیحین کی حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ قریب سے ایک اعلیٰ حیثیت کا آدمی گزرا۔ آپ نے صحابہؓ سے (باقی صــ پر)